ڈاکٹر محمد ریاض

امیر خسروؒ کے چند حکیمانہ اشعار

[۱۹۷۳ء میں تاشقند، روس سے حضرت امیر خسروؒ کی ۷۰۰ سالہ تقریبِ ولادت کے سلسلے میں "از حکمت ہائے امیر خسرو دہلوی" کے عنوان سے ایک کتابچہ شائع ہوا جس کے چھوٹی تقطیع میں کوئی ڈیڑھ سو صفحات ہیں۔ اس کتابچے کو شاہ اسلام شاہ محمد اف نے مرتب کیا ہے۔ یہ اشعار امیر خسروؒ کا ایک منتخب مجموعہ ہے جو ان کی مختلف مثنویوں یعنی خمسے، وغیرہ سے ماخوذ ہے اور ان کا روسی ترجمہ بھی درج ہے۔ اس کتابچے میں سے مزید انتخاب کر کے چند سخنانِ حکمت مع اردو ترجمے اور تشریح کے پیش کیے جاتے ہیں]۔

جانِ جہان و ہمہ عالم توئی　　　　وآنکہ نگنجد بجہاں ہم، توئی
گنجِ خدا را تو کلید آمدی　　　　نز پی بازیچہ پدید آمدی

انسان، تو جہان کی روح اور خود ایک جہان ہے۔ بلکہ تُو وہ ہے جو عالم میں بھی نہیں سماتا۔ تو خزانۂ خدا کی کلید ہے۔ تو کھیل کود کی خاطر پیدا نہیں ہوا۔

تکیہ چہ آری بعصائے کسی　　　　زندہ نہ شد کس بہ بقائے کسی
چند ز بالِ پدر و جد پری؟　　　　باد بود ہر چہ نہ از خود بری
آنکہ دلش راست ز ہمت اساس　　　　خلہ دہد گرچہ بپوشد پلاس

کسی دوسرے پر کیا بھروسہ کرتے ہو۔ دوسرے کی زندگی سے کوئی زندہ نہیں رہتا۔ باپ دادا کے پروں سے یہ اڑان کب تک؟ جو چیز اپنے پاس نہ ہو وہ ہوائے خیال ہے۔ جس کسی کے دل کی اساس میں ہمت ہو، وہ کھدر بھی پہنے تو بھی شانِ رعب اس کے وجود سے ہویدا ہوگی۔

خامہ مزن سوختنِ عامہ را　　　　آلتِ تزویر خامہ را

عالمِ یزداں بود از حیلہ دور ہیچ کسے سایہ نبیند ز نور
عالمِ بے کار نیابد برے گرچہ بصد حیلہ آرد سرے

عوام کو جلانے (نقصان پہنچانے) کی خاطر قلم نہ چلاؤ۔ قلم کو مکر و فریب کا آلۂ کار نہ بناؤ۔ خدا شناس شخص مکر و فریب سے دور ہے۔ روشنی کا سایہ کس نے دیکھا ہے۔ بے کار و بے عمل، عالم سو فریب کر دکھائے، اسے فائدہ نہ ملے گا۔

چند ز پاسِ درمِ افتی برنج پاسِ سخن دار کہ اینست گنج
ہر چہ بہنگام نگوید کسے خاموشی از گفت، نکوتر بسی
سخن باید کہ در جاں جائے گیر کہ چوں پیوند جاں یابد نمیرد
حدیثے کآں نہ ورد ہر زبان است نشاید زندہ خواندن گرچہ جان است

دولت کے خیال میں رنج و غم کیسا؟ شعر و سخن کی آبرو کا خیال رکھ کیونکہ دولت و گنج یہی ہے۔ بات جو مناسب موقع پر نہ کہی جائے اس سے چپ بھلی ہے۔ شعر ایسا ہو کہ روح میں مقام پیدا کرے کیونکہ روح سے رابطہ رکھنے والا شعر نابود نہیں ہوتا۔ بات جو وردِ زبان نہ بنے، (وہ جان و روح (کی طرح عزیز لگتی) ہو تو بھی سخنِ زندہ کہلانے کی اہل نہیں ہے:

ز حلوا لقمہ برگیرد ہمہ کس ز سرکہ در نوالہ قطرۂ بس
چو دہقان سر ز خفتن بر نیارد ہمہ خرمن بہ گنجشگاں سپارد
کسے را گو در ایں گیتی خردمند کہ دل بر نکتہ دارد، گوش بر پند

حلوا تو لوگ لقمہ بھر کھا لیتے ہیں مگر سرکے کا ایک قطرہ ہی کافی ہے۔ کسان جو سوتا رہے چڑیاں اس کے خرمن کا صفایا کر جاتی ہیں۔ اس دنیا میں عقل مند اسے کہو جس کا دل کسی نکتے پر لگا ہو اور کان، پند و نصیحت پر:

جواں دیوانہ باشد در ہمہ روئے نہ دیوانہ بتر پیرِ جواں خوے

نوجوانوں کی دیوانگی اور مستی مسلّم، مگر نوجوانوں کی عادت والا بوڑھا اور بھی دیوانہ ہے:

گرت در خانہ باشد نانے از جَو	میفت از بہر گندم در دَوا دَو
مباش از بہر تاج و تخت محتاج	زمیں را تخت دان و چرخ را تاج
بکش پیش ہمہ بے مزد خوانے	مخواہ از خوانِ کس بے مزد نانے
کسے تو ترسد از غوغائے زنبور	ببیند انگبیں را لیک از دُور
درست اندوہ بیماراں نداند	کہ خفتہ حالِ بیداراں نداند
کسے کو عزتِ یاری نداند	ز عزت فرق تا خواری نداند

گھر میں جَو کی روٹی میسر ہو تو گندم کی خاطر تگ و دَو کیوں ؟ اپنے آپ کو تاج و تخت کا محتاج نہ بنا - زمین کو اپنا تخت جان اور آسمان کو تاج - سب کو مفت دسترخوان پر آنے کی پیش کش کر، لیکن خود خواہ مخواہ کسی کے خوان کا طالب نہ بن - جو شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ سے ڈرے، وہ شہد کو دور ہی سے دیکھتا ہے - تندرست کو بیماروں کی تکلیف کی خبر نہیں - کیونکہ سوئے ہوئے کو بیدار کا کیا پتا ؟ جو دوستی کا احترام نہ کر سکے اسے عزت اور ذلت کے فرق کی خبر نہیں :

ہر آن صنعت کہ بر سنجی بہ مالے	بہای گوہری باشد سفالے
کسے کش رنج مردم کم بباشد	بنزد مردمان مردے نباشد
در این گنبد بہ نیکی برکش آواز	کہ گنبد ہر چہ گوئی گویدت باز

فن و ہنر کو مال و دولت کے پیمانے سے ناپنا ایسا ہی ہے جیسے موتی کو مٹی سے بدلا جائے جو دوسروں کی تکلیف کو بھلائے رکھے، عقل مندوں کی نظر میں وہ انسان نہیں ہے - دنیا کے گنبد میں اچھی آواز دے - کیونکہ گنبد میں جو کہے گا ، اسی کی گونج پلٹے گی :

مشو بیگانہ چون دو چشم بدکیش	بیاموز آشتی از دو لب خویش
چو گردد ہر دو لب باہم یگانہ	نفس ہم در نگنجد در میانہ
دو دیدہ در جوارِ ہم نشینند •	کہ ہرگز روے یک دیگر نبینند

اپنی بے وفا آنکھوں کی طرح ایک دوسرے سے اجنبی نہ بنو بلکہ اپنے دونوں ہونٹوں سے وفا اور اتحاد سیکھو۔ ہونٹ جب ملتے ہیں تو منہ سے سانس بھی نہیں گزرتی مگر آنکھیں ہمسایہ ہونے کے باوجود کبھی ایک دوسرے کو دیکھتی ہی نہیں۔

مکن تا می توانی اے جوانمرد   جواں مردی برائے ناجواں مرد
نہ مردم چارپائی داں جفا سود   کہ باشد زود خشم و دیر خوش نود

ندیدہ شخص ! ناجوانمرد و بخیل کے ساتھ سخاوت و جواں مردی کا برتاؤ نہ کر۔ جو شخص جلد غضب ناک ہو اور دیر سے راضی و خوش ہو، وہ انسان نہیں، حیوان ہے:

اگر صد سال گرداند دولاب   چہ کم گردد ز دریا ؟ قطرۂ آب

اگر سو سال رہٹ چلاتے رہیں، سمندر سے ایک قطرۂ آب ہی کم ہوگا۔

یک دانۂ نار پختہ در کام   بہتر ز دو صد گلابی خام
یک بلبلِ خوش نوائے دلکش   بہتر ز دو صد کلاغِ ناخوش
یک صفحہ پر از خلاصۂ شوق   بہتر ز دو صد کتاب بے ذوق
دفتر چہ کنی چو نظم تر نیست   در صد صد نیست یکے گر نیست
آں بہ کہ چو نکتۂ سگالی   حرفے نہ بود ز نکتہ خالی

پکے ہوئے انار کا ایک دانہ دو سو کچی نا شپاتیوں سے بہتر ہے۔ ایک خوش صدا بلبل دو سو بد آواز کوؤں سے کہیں بہتر ہے۔ شوق و محبت کی باتوں سے مملو ایک صفحہ دو سو بد ذوق کتابوں پر قابلِ ترجیح ہے۔ جب تیری سو سیپیوں میں موتی نہ ہو تو ان کا حاصل کیا؟ شعر جب رطب و رواں نہ ہو تو بیاض میں لکھنا کیا۔ (شعر وہ ہے کہ) جب تو بات کرے تو تیرا ایک ایک حرف کسی نکتے کا حامل ہو:

آں راست بلند آسمان سر   کز جوہر علم یافت افسر
بگذشتہ سر و تن   خویشتن نہد بہ تیغ

خواہی قلمت بحرف بساید | بے دود چراغ راست ناید
کانے کہ کنی نہ بہر گوہر | سنگست دہد اول، آنگہی زر
آن نیست نشانِ علمِ والا | کز خلق بری بحیلہ کالا
حرفے کہ از و دلے کشاید | از ہر قلمے بروں نیاید
چوں آمدہ گر یکیست در ہفت | بد ہی ندہی بخواہدت رفت
سرمایۂ مردمی مکن گم | کز مردمی است نور مردم
خواہی کہ بمہتری زنی چنگ | در یوزۂ کہتراں مکن تنگ
خواہی شرف و بزرگواری | می کوشش بہمتی کہ داری

جس کا سر آسمانِ شہرت کی بلندی پر ہے، اس نے یہ تاج، جوہرِ علم سے حاصل کیا ہے۔ کلیدِ خزانہ اسے ملی جس نے زحمت اُٹھائی تھی۔ اگر چاہتے ہو کہ تمھارا قلم حروف لکھ لکھ کر گھِسے، تو چراغ کے دھوئیں (محنت) کے بغیر اس کا امکان نہیں۔ جب گوہر کی خاطر کان کھودتے ہو، تو پہلے پتھر نکلتا ہے اور اس کے کہیں بعد سونا (اور موتی)۔ لیکن اعلیٰ تعلیم کی یہ علامت نہیں کہ مکرو فریب سے لوگوں کا سرمایہ سمیٹ لو۔ ہر قلم دل کی کشائش کی بات نہیں لکھ سکتا۔ جب لکھی جائے خواہ سات باتوں میں ایک ہی ایسی ہو، تو وہ خواہی نخواہی مشہور ہو جائے گی۔ مگر انسانیت کو مت بھولو کیونکہ آدمیوں کا نور جواں مردی اور حُسنِ اخلاق ہی ہے۔ بڑائی کے خواہش مند ہو تو کمزوروں پر عرصۂ حیات تنگ نہ کرو۔ شرف اور بڑائی کے طالب ہو تو اس کے لیے پوری ہمت و جرأت کے ساتھ کوشش کرو۔

بر روئے محیط پل تواں بست | نتواں لبِ خلق را زبان بست

سمندر پہ پل باندھا جاسکتا ہے لیکن زبانِ خلق کو بند نہیں کیا جاسکتا:

ہر سرخ گلے کہ در بہاری است | در دامن او نہفتہ خاری است

فصلِ بہار میں سرخ پھول جو دکھائی دیتا ہے، اس کے دامن میں کانٹے بھی چھپے ہوتے ہیں:

زآنست شتر زبار نالاں کآں بار شتر کشد، نہ پالاں

اونٹ بوجھ سے اس لیے نالاں ہے کیونکہ بوجھ اس پر ہوتا ہے، پالاں پر نہیں:

گر لالہ و سرو در شمار است آخر خس و خار ہم بکار است

گلِ لالہ اور سرو قابلِ توجہ ہیں مگر خس و خار بھی بے سود نہیں:

مفلس کہ رسد نہ گنج ناگاہ زافزونئ حرص، گم کند راہ

جس غریب شخص کو اچانک دولت مل جائے، وہ حرص و ہوس کی زیادتی کی وجہ سے گم گشتہ راہ ہو جاتا ہے:

چوں زشو خرچ زن فزوں باشد حالِ سامان خانہ چوں باشد؟

خاوند کی آمدنی سے جب بیوی کا خرچ بڑھ جائے تو گھر کا سروسامان کیسے مناسب رہے گا؟

شمع باشد ہنر کہ چوں افروخت زاں یکے صد چراغ بتواں سوخت

ہنر و فن شمع کی طرح ہے۔ ایک شمع سے کتنے ہی چراغ جلائے جا سکتے ہیں۔

مردنِ آدمی بنا کامی بہتر از زیستن بہ بدنامی

آدمی کا نامرادی اور مایوسی میں مرجانا بدنامی کی زندگی سے بہتر ہے۔

آں رہ کن در ایں کہن بنیاد کز تو خلقے کند بہ نیکی یاد

اس پرانی بنیاد والے گھر (دنیا) میں وہ یادگار چھوڑ جس سے مخلوق تجھے نیکی سے یاد کرتی رہے:

آنکہ نامردم است و بے تمیز مردہ باشد بزندگانی نیز

پس چناں باش کز تن پاکت آفریں ہا کنند بر خاکت

بدخلق اور بے تمیز شخص زندہ رہتے ہوئے بھی مردہ ہے۔ اس طرح زندگی گزار کہ تیری قبر پر بھی سلام بھیجیں۔

گر کار بدستِ خویش بودی کار ہمہ خلق پیش بودی

چو بر خود نداری روا نشترے مکش تیغ بر گردن دیگرے

شرف گردن مردم از مردمی است — وگرنہ ہمہ آدمی، آدمی است
بہ تنہا نباشد کسے سرفراز — سر آں شد کہ باشد رعیت نواز
شہی کش ولایت ہمہ عالم است — ز درویش صاحب ولایت کم است
بسا پشم پوشاں کہ اندر جہاں — جہانی است در زیر موئی نہاں
نہ آنست درویش و مرد خدائے — کہ بہر درم پیش شہ شد بپائے
کسے کو خود آگہ نباشد دمش — چہ آگاہی از جملۂ عالمش؟

معاملہ اگر اپنے ہاتھ میں ہی ہوتا، تو سب ترقی کر جاتے۔ خود کو اگر نشتر سے بچاتے ہو، تو دوسرے کی گردن کو تلوار سے نہ کاٹو۔ انسانیت سے آدمی کی عظمت ہے ورنہ ہیں تو سب ہی آدمی۔ انفرادی شان و شوکت بھی ہیچ ہے۔ سرداری اور سروری، عوام کی خدمت سے ہے۔ وہ بادشاہ جو دنیا بھر پر حاکم ہو، صاحبِ ولایت فقیر سے مرتبے میں کم ہے۔ ان صوفیوں (موٹینہ پوشوں) کی مٹھی بھر صوف بھی ایک جہاں پنہاں رہتا ہے۔ مگر مردِ خدا درویش وہ نہیں جو روپے کی خاطر بادشاہ کے سامنے دست بستہ کھڑا رہے۔ جس کے نفس میں خود آگاہی نہ آئے۔ دنیا بھر کے علم و دانش سے اسے کیا فائدہ ملے گا؟

قطرۂ آبے کہ تنِ مردم است — در دلِ آں قطرہ جہانے گم است
آدمی است از پےِ کارِ بزرگ — ورنکند، ہست حمارِ بزرگ
دل کہ ز پستی سوئے بالا شتافت — ہر چہ فرو دید، ہمہ ہیچ یافت
قاعدۂ علم ہمیں است خاص — کیت دہد از جہل و تکبر خلاص
سوزنِ درزی بہ دو دانگِ سیاہ — ہست بہ از تیغِ جہانگیر شاہ

آدمی کا جسم قطرۂ آب سے ہے مگر اس قطرے کے دل میں جہاں گم ہو جاتا ہے۔ آدمی بڑے کام انجام دینے کے لیے ہے ورنہ اسے خرِ بزرگ جانیے۔ دل وہ ہے جو پستی کو، ہیچ جانے اور بلندی کی طرف توجہ مبذول کرائے۔ علم و دانش کی اساس کا خاصہ یہ ہے کہ تو جہالت اور تکبر سے

دور رہے۔ درزی کی ادنیٰ قیمت والی سوئی بادشاہ کی فاتح شمشیر سے مفید تر ہے:

بنائے دوستی چوں محکم افتد　　خلل ز آسیب دوراں کم افتد

دوستی کی عمارت جب پختہ ہو، تو زمانے کے حوادث اس میں خلل و خرابی نہیں لا سکتے:

گر بخرد گنج نہاں دادہ اند　　لیک کلیدش بزبان دادہ اند

خزانہ عقل سے ملتا ہے، مگر اس کی کلید زبان ہے:

دماغ از گفتِ ناخوش گیرد آزار　　دہل اندک تواں زد چنگ بسیار

آوازِ بد سے دماغ کو اذیت ملتی ہے۔ ڈھول کی آواز کم ہو تو چنگ زیادہ بجائی جا سکتی ہے۔

ہمہ کرمے کہ در گندم نہان است　　زمین و آسمانِ او ہمان است

گندم میں چھپے ہوئے کیڑے کی زمین و آسمان وہی خرمن ہے:

دلت بر گربہ گر مہربان است　　نشانِ صحتِ ایماں ہماں است

نداری چوں ز عشقِ گربہ سوز　　وفا داری ز سگ، باری بیاموز

تیرا دل اگر بلی پر مہربان ہو تو یہ ایمان کی سلامتی کی علامت ہے۔ بلی کی محبت کا سوز نہ رکھتے ہو تو کتے سے وفاداری سیکھ لو:

دل و گوشے کہ بے تمیز باشد　　ستوراں و خراں را نیز باشد

چو در گوش گراں گوید کسے راز　　کند مر دیگراں را نیز آواز

بے ذوق و تمیز دل اور کان تو چوپایوں کے بھی ہوتے ہیں۔ گراں گوش شخص کے کان میں جب کوئی راز کی بات کہے تو وہ اونچا بول کر دوسروں کو بھی سنا دیتا ہے:

چو دنیا باشد ار خواہی سعادت　　بہ خویشاوند پرسی گیر عادت

چہ خوش گفت آں برادر با برادر　　کہ کن تعظیم خال از بہرِ مادر

دنیا میں کامیابی کی زندگی گزارنے کی خاطر رشتہ داروں کی خبر گیری کر لیا کرو۔ ایک بھائی نے دوسرے بھائی سے کہا تھا: ماں کی خاطر تو ماموں کا احترام کرتے رہو:

زماں چوں رفت دیگر یافت نتواں — عنانِ زندگانی، تافت نتواں
پس آں بہتر دراین دہ روزہ بنیاد — کہ داری دل بروئے دوستاں شاد
بود عالم بروے دوستاں خوش — کہ باشد از ریاحیں، بوستاں خوش
خبر گیرند ز آب و سبزہ ہر کس — از آنِ ما جمالِ دوستاں، بس

گیا وقت ہاتھ آتا نہیں - زندگی کی باگ پیچھے نہیں مڑ سکتی۔ بہتر یہ ہے کہ زندگی دہ روزہ کے دوران دوستوں کے دل کو خوش رکھو۔ دنیا کی رونق دوستوں سے ہے - باغ، گل ریحاں کے وجود سے مسرور نظر آتا ہے۔ لوگ آب و سبزہ سے خوش ہوتے ہیں اور ہم صرف جمالِ دوستاں سے۔

چہ خوش گفت آنکہ سنگ از ہمتش سود — کہ ہمت ہست مقناطیس مقصود

ایک جرأت مند شخص نے کہا کہ ہمت، مقصود و خواہش کے لیے مقناطیس ہے -

نہ لیس زیبا بود گر راست خواہی — گدائی را نہادن نام شاہی

گداگری کا نام بادشاہی رکھنا کوئی اچھی بات نہیں ہے -

مَرد نامرد برگنج از پے قوت — کشد مرد از میانِ سنگ، یاقوت

بے ہمت آدمی روزی کی خاطر خزانے کی تلاش میں جان دے دیتا ہے مگر باہمت شخص پتھر میں سے یاقوت نکال لیتا ہے :

چو سوزد مقبلے در خانہ عودے — رسد ہمسائگاں را نیز دودے

امیر کے گھر میں جب عود جلے گا تو ہمسایوں کو بھی دھواں پہنچے گا۔

نہ ہر کو یار شد باشد وفادار — فراواں نسبت است از یار تا یار
ہزاراں جاں فدائے آشنائی — کہ باشد در دلش بوئے وفائی
کسانے کز خرد کار آزمائند — بکار افتادگی یار آزمائند

ہر دوست وفادار کہاں ہوتا ہے؟ وفادار دوست پر ہزار جانیں قربان ہوں۔ عقل مند لوگ بے چارگی اور مصیبت کے وقت دوستوں کی آزمائش کرتے ہیں۔